چالیس اَحادیثِ مبارکہ

سلسلۂ اَربعینات

نُورُ العَینَین فِي طَاعَةِ سَیِّدِ الثَّقَلَین ﷺ

اِطاعتِ مصطفی ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

نُوْرُ الْعَيْنَيْن
فِي
طَاعَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْن ﷺ

﴿اِطاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اِیمان اَفروز واقعات﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**نُوْرُ الْعَيْنَيْن فِي طَاعَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْن ﷺ** ﴿اِطاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ کے اِیمان اَفروز واقعات﴾
تالیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اگست 2011ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	50/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظورشدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز و محور اور اَساسِ حقیقی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی بقا، سلامتی اور ترقی کا راز ہی اِس اَمر پر منحصر ہے کہ وہ فقط ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جملہ عقیدتوں، محبتوں اور تمناؤں کا مرکز و محور گردانے اور یہ بات قطعی طور پر جان لے کہ اِیمان اور اِسلام کا سارا سفر آپ ﷺ کے نقوشِ پا کی غیر مشروط اِطاعت و اِتباع سے عبارت ہے۔ آپ ﷺ کی نسبت کے اِستحکام اور غلامی کے بغیر اسے دنیا میں کوئی عزت و سرفرازی نصیب ہوسکتی ہے نہ آخرت میں سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے۔ قرآن حکیم ہمیں بار بار اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اِطاعتِ مصطفیٰ ہی اِطاعتِ خدا ہے اور مصطفیٰ ﷺ کی نافرمانی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ اس تعلق و ربط کی اَہمیت سمجھنے کے لیے حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر اِسلامی عقائد وتعلیمات کی مکمل عکاسی کرتا ہے:

بمصطفٰی بَرساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باُو نرسیدی تمام بو لہبی ست

اِس وقت اُمتِ مسلمہ اپنی تاریخ کے بدترین بحران سے دوچار ہے۔ اُمتِ مسلمہ ایک شدید روحانی کرب اور فکری و ذہنی، سیاسی و معاشی اور مذہبی خلفشار و اِنتشار کا شکار ہے اور باطل قوتوں کے سازشی ہتھکنڈوں کے سامنے بے بس ہوکر کسی مثبت ردِّعمل سے محروم نظر آتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی نے ایک ماہر نبّاضِ ملت ہونے کے ناطے اُمت کے اس مرض کی بھی تشخیص کی اور اپنی عالمگیر تحریک منہاج القرآن کے ذریعے اس ہمہ گیر زوال و انتشار کو عروج اور بلندی میں بدلنے کے لیے ٹھوس، قابل عمل اور نتیجہ خیز لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ زیرِ نظر 'اَربعین' بھی اُمت کے اپنے ہادی و مرشد آقا و مولا ﷺ سے اِس ٹوٹے ہوئے تعلق کی بحالی کے سلسلہ کی ایک حسین کڑی ہے۔ اِس مختصر مجموعہ حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت و اتباع کے وجوب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غیر مشروط اطاعت و اتباع کی کیفیات پر مشتمل ایمان اَفروز اور مستند واقعات بیان کیے گئے ہیں جنہیں پڑھ کر بندۂ مومن کا دل جذبۂ اِطاعت و اِتباعِ رسول سے سرشار ہوجاتا ہے۔ دعا ہے کہ یہ مجموعۂ اَحادیث اَہلِ اِیماں کے دلوں میں اِطاعت و غلامیِ رسول کی مزید پختگی کا سبب بنے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)
رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ. (البقرة، ٢: ١٤٣)

”اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔“

٢. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (آل عمران، ٣: ٣١)

”(اے حبیب!) آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo“

٣. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَo (آل عمران، ٣: ٣٢)

’’آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتاo‘‘

٤. وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo

(آل عمران، ٣:١٣٢)

’’اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo‘‘

٥. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا o

(النساء، ٤:٥٩)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo‘‘

٦. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ.

(النّساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔‘‘

٧. فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

(النساء،٤: ٦٥)

’’پس (اے حبیب!) آپ کے ربّ کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۝‘‘

٨. وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۝

(النّساء، ٤: ٦٩)

’’اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے

جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں o‘‘

۹. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo (النساء، ٤: ٨٠)

’’جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo‘‘

۱۰. وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo (المائدة، ٥: ٩٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا و رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)o‘‘

۱۱. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِىْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِى التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الأعراف،۷: ۱۵۷)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں○‘‘

۱۲. وَاَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○ (الأنفال، ۸: ۱)

’’اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہو○‘‘

١٣.　يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ. (الأنفال، ٨: ٢٤)

’’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔‘‘

١٤.　قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ (النور، ٢٤: ٥٤)

’’فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے○‘‘

١٥.　وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٣٦)

''اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقینا کھلی گمراہی میں بھٹک گیاo''

۱٦. وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًاo

(الأحزاب، ۳۳: ۷۱)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہواo''

۱۷. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْo

(محمد، ٤۷: ۳۳)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اور اپنے اعمال برباد مت کروo''

۱۸. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًاo

(الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

''فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ

آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

١٩. وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًاo (الفتح، ٤٨ : ١٧)

’’اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گاo‘‘

٢٠. وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِo (الحشر، ٥٩ : ٧)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی زبانِ طعن نہ کھولو)، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، سو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: دَعُوْنِي مَا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِى الْأَمْرِ مِنْكُمْ [النساء: ٥٩]، ٦/٢٦١١، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به، ٣/١٠٨٠، الرقم: ٢٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصعية، ٣/١٤٦٦، الرقم: ١٨٣٥۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٥٨، الرقم: ٦٨٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ٢/٩٧٥، الرقم: ١٣٣٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو، اور جب میں تمہیں کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس کی تعمیل کرو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي

٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ١/١٢، الرقم: ١٥، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٨٨، الرقم: ٢٠٩، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/١٦٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٥٩، الرقم: ١٦٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٣، الرقم: ٧٧٩١، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٢٨٩۔

عَاصِمٍ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَنْ يَسْتَكْمِلَ مُؤْمِنٌ إِيْمَانَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُكُمْ بِهِ.

وَقَالَ الْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ: وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي أَرْبَعِيْنِهِ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَغَيْرُهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَقَدْ صَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي آخِرِ الْأَرْبَعِيْنَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔'' اسے امام ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مومن کا ایمان اس وقت تک درجۂ کمال کو نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس تمہارے پاس میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔''

خطیب تبریزی نے فرمایا: امام نووی نے اپنی ''اَربعین'' میں فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ہم نے کتاب الحجۃ میں سندِ صحیح کے ساتھ بیان کیا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اسے حسن بن سفیان اور ان کے علاوہ دیگر محدّثین نے بھی روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور امام نووی نے بھی اپنی اَربعین کے آخر میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دینِ حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٦، الرقم: ٦٨٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ على أمته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، ٤/١٧٨٨، الرقم: ٢٢٨٣۔

ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے۔ میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کر لو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کردیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کردیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دینِ حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی۔ اور (دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ ...... فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا، فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢۔

مُحَمَّدًا، فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے...... تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم: ٨٧١٣، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٦، الرقم: ١٧۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلي عليه وهل يعرض على الصبي الإسلام، ١/٤٥٥، الرقم: ١٢٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في عيادة الذمي، ٣/١٨٥، الرقم: ٣٠٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٠، الرقم: ١٤٠٠٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٥، الرقم: ٥٢٤۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے کے پاس تشریف فرما ہوکر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ وہ لڑکا مسلمان ہو گیا (اور پھر اسی وقت اس لڑکے کا انتقال ہوگیا۔) تو آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔‘‘

اسے امام بخاری، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَال النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ، وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بأفعال النّبي ﷺ، ٦/٢٦٦١، الرقم: ٦٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريك خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩١۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهٖ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ، انْتَفِعْ بِهٖ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اُتار

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ۳/۱٦۵۵، الرقم: ۲۰۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۹۲، الرقم: ۱۵، وأبو عوانة في المسند، ۵/۲۵۱، الرقم: ۸٦۱۰۔

کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اُٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے) فائدہ اُٹھاؤ، اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔'' اسے امام مسلم، ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُوْ طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا﴾ (المائدة، ٥: ٩٣).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب صب الخمر في الطريق، ٢/٨٦٩، الرقم: ٢٣٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، ٣/١٥٧٠، الرقم: ١٩٨٠۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی شراب پیتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: باہر جا کر اسے بہا دو تو میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہہ رہی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا: بعض مقتول لوگوں (شہیدوں) کے پیٹوں میں یہ (شراب) تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’اُن لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حرمتِ خمر کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب ما ذُكر في الحجر الأسود، ۲/۵۷۹، الرقم: ۱۵۲۰، ۱۵۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ۲/۹۲۵، الرقم: ۱۲۷۰۔

’’حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے خود حضور ﷺ نے ادا فرمایا ہے سو ہم بھی اسے ترک کرنا پسند نہیں کرتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔‘‘ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب من أتى مسجد قباء كل سبت، ٣٩٩/١، الرقم: ١١٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه و زيارته، ١٠١٧/٢، الرقم: ١٣٩٩۔

۱۳. عَنِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو رکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کی تعظیم کرتے دیکھا ہے تب سے میں نے ان دو رکنوں کی تعظیم کو کبھی نہیں چھوڑا، شدت میں نہ آسانی میں۔'' یہ روایت متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.(۱)

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الرمل في الحج والعمرة، ۲/۵۸۲، الرقم: ۱۵۲۹، مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ۲/۹۲٤، الرقم: ۱۲٦۸۔

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ۲/۹۲٤، —

’’ایک روایت میں حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا پھر ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا: جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے کبھی اس (عمل) کو ترک نہیں کیا۔‘‘

اس روایت کو امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَفْعَلُ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذو الحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت

.... الرقم: ١٢٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٠٨، الرقم: ٥٨٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/ ٣١٦، الرقم: ١٤٥٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/ ٢١٣، الرقم: ٢٧١٥، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ١٣٢، الرقم: ٣٨٢٤۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب ذات عرق لأهل العراق، ٢/ ٥٥٦، الرقم: ١٤٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب التعريس بذي الحليفة والصلاة بها إذا صدر من الحج أو العمرة، ٢/ ٩٨١، الرقم: ١٢٥٧۔

عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔'' یہ روایت متفق علیہ ہے۔

١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب رُخ کیا جائے پس اس کی جانب اپنا رخ کرلو۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبہ کی جانب کر لیے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ولئن أتيت الذين أوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك، ٤/١٦٣٣، الرقم: ٤٢٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، ١/٣٧٥، الرقم: ٥٢٦۔

١٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری و افطاری کیے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے تو بعض دیگر لوگ بھی وصال کے روزے رکھنے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعًا تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا ربّ کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

١٧. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التمنى، باب ما يجوز من اللّو وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً، [هود: ٨٠]، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٤۔

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف —

حِزَامٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى. قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَدْعُوْ حَكِيْمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رضي الله عنه دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، عَلٰى حَكِيْمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ، فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ

.... عن المسألة، ٢/٥٣٥، الرقم: ١٤٠٣، وأيضًا في كتاب الوصايا، باب تأويل قول الله تعالى: من بعد وصية يوصي بها أو دين، ٣/١٠١٠، الرقم: ٢٥٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٥۔

النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عُروہ بن زُبیر اور سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام ﷛ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی بے رغبتی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دِلی لالچ سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ دوں۔ پھر حضرت ابوبکر ﷛ نے (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر ﷛ نے انہیں مال دینے کے لیے بلایا تو بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر ﷛ نے فرمایا: اے گروہ مسلمین! میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اس مالِ غنیمت میں سے حضرت حکیم کو ان کا حق پیش کر رہا ہوں لیکن وہ اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ حضرت حکیم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک

کہ (اسی حال میں) وفات پا گئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸. عَنِ النَّزَّالِ قَالَ: أَتٰى عَلِيٌّ رضي الله عنه عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا، فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي فَعَلْتُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت نزال نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبہ کے پاس کھڑے تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش کیا اور فرمایا: اگر کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی پیے تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأشربة، باب الشرب قائمًا، ٥/ ٢١٣٠، الرقم: ٥٢٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في الشرب قائمًا، ٣/٣٣٦، الرقم: ٣٧١٨، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء من غير حدث، ١/ ٨٤، الرقم: ١٣٠۔

١٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ يُوْمِئُ بِرَأْسِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَتَحَرّٰى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيْهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْهَا وَأَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات، ١/٣٧٣، الرقم: ١٠٥٤۔

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي ﷺ، ١/١٨٣، الرقم: ٤٦٩، وأبو عوانة في المسند، ٢/٤٢٦، الرقم: ٣٧٠٠، وابن تيمية في اقتضاء الصراط/٣٨٥۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

''حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے انہیں تلاش کر کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ ان کے والد ماجد ان میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی البتہ دونوں کا شرفِ روحاء والی مسجد کے بارے میں اختلاف تھا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ۲/۹۷٤، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱٦، الرقم: ٤۸۷۲۔

جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو بغور دیکھتا رہا۔ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب بھی رسول اللہ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ اور جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کرتے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ

کی طرف نظر جما کر بھی نہ دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے میری قوم! اللہ کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى عليه السلام: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤]، وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ، فَكَأَنَّهٗ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤/١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، وقال: إسناده حسن۔

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتِ مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا ربّ (ساتھ جائے) سوتم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں﴾۔‘‘ بلکہ آپ تشریف لے چلیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔آپ ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تكَلَّمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/٢١٩ـ ٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠ـ ١٣٣٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨ـ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جب ابو سفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ تو (مہاجرین میں سے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ ﷺ نے ان سے اِعراض فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا تو آپ ﷺ نے ان سے بھی اِعراض فرمایا، تب (انصار میں سے) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے رائے لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں اپنی سواریاں سمندر میں ڈالنے کا حکم دیں گے تو ہم انہیں سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ٹکرائیں تو ہم ضرور اسی طرح کر کے رہیں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ (خوش ہوئے اور آپ ﷺ نے) لوگوں کو دعوتِ (جہاد) دی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيءٍ

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف ـــ

قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، وَاللهِ، لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ لِمُوْسٰى عليه السلام: ﴿إِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤]، وَلٰكِنِ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَكُوْنَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ خَلْفِكَ حَتّٰى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَالِكَ وَسَرَّهٗ ذَالِكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے (یعنی کاش اس وقت ان کی جگہ میں ہوتا) وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ

.... من الملائكة مردفين الخ، ٤/١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، وأيضًا، ١/٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، والطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/١٢٤، الرقم: ٣٠٦ وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٢١، وإسناده صحيح۔

(یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ خوش ہو جائیں۔ خدا کی قسم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا ربّ (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔﴾ لیکن اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! ہم (جہاد میں) آپ کے سامنے، دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو ان کی اس بات نے بہت خوش کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، اَحمد، بزار اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ:

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، ١/٣٢٧، الرقم: ٤٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٤٠، الرقم: ٦٢٥٢، وأيضًا، ٢/٣٦، الرقم: ٤٩٣٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥٩١، الرقم: ٢٢١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٩٩، الرقم: ١٣٤٧٢۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا قَالَ: فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: وَاللهِ، لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَقُوْلُ: وَاللهِ، لَنَمْنَعُهُنَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي لفظ عند مسلم: فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: أَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَقُوْلُ: لَا نَدَعُهُنَّ.

وفي لفظ لمسلم أيضًا: فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَقُوْلُ: لَا.

وفي لفظ عند الطبراني والطيالسي: فَمَدَّ يَدَهُ فَلَطَمَهُ وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَقُوْلُ مَا تَقُوْلُ.

وفي لفظ عند أحمد: فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللهِ حَتّٰى مَاتَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں

جانے سے منع نہ کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے بلال نے کہا: خدا کی قسم! ہم ان کو مسجد جانے سے ضرور منع کریں گے۔ راوی نے کہا کہ پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اپنے بیٹے) بلال سے ایسی سخت کلامی کی کہ ایسی انہوں نے کبھی نہ کی تھی اور فرمایا: میں تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں ضرور منع کروں گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں: پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے کو خوب ڈانٹا اور فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔

امام مسلم کی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینے پر (زور سے ہاتھ) مارا اور فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم انکار کرتے ہو۔

امام طبرانی اور طیالسی کے الفاظ ہیں: پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے تھپڑ مار کر فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان بیان کر رہا ہوں اور تم ایسی بات کر رہے ہو۔

امام احمد بن حنبل نے بیان فرمایا: پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نے مرتے دم تک اس (بیٹے) سے بات نہیں کی۔‘‘

٢٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ ِللهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَالِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، ناگاہ نمازیوں میں سے ایک شخص نے کہا: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ ِللهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا﴾ (نماز

٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، ١/٤٢٠، الرقم: ٦٠١، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب دعاء أم سلمة، ٥/٥٧٥، الرقم: ٣٥٩٢، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب القول الذي يفتتح به الصلاة، ٢/١٢٥، الرقم: ٨٨٦۔

کے بعد) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ نمازیوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بات سنی ہے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ إِلٰى قَرْيَةٍ عَلٰى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهٗ. فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهٗ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ١/٤٨١، الرقم: ٦٩٢، والنسائي في السنن، كتاب تقصير الصلاة في السفر، ٣/١١٨، الرقم: ١٤٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩، الرقم: ١٩٨، والبزار في المسند، ١/٤٤٧، الرقم: ٣١٦۔

’’جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت شُرَحْبِیل بن سِمط کے ساتھ سترہ یا اٹھارہ میل کی مسافت پر ایک بستی میں گیا تو آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: میں وہی کرتا ہوں جو میں نے حضور ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا، هَلْ عَسٰی رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّکِیءٌ عَلٰی أَرِيْکَتِهٖ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَکُمْ کِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ

٢٨: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٨، الرقم: ٢٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/٦، الرقم: ١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ١٧٢٣٣، والدارمي في السنن، ١/١٥٣، الرقم: ٥٨٦، والدار قطني في السنن، ٤/٢٨٦۔ ٢٨٧، الرقم:٥٨، ٦٣۔

ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی، وہ اپنی مسہری پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے)، ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے، جبکہ (خبردار جان لو!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی طرح ہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، اَحمد، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠.

ذَالِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتٰى أَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلٰى شَيءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لیے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا: اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں

نے عرض کی: میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: میں اِن سے کسی شے میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ حِيْنَ بَنٰى عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوْا فَقَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَأَطْلَقُوْهُ وَرَدُّوْا

٣٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في فداء الأسير بالمال، ٣/٦٢، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٨، الرقم: ٦٨٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٢٦-٤٢٨، الرقم: ١٠٥٠۔

عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: جب اہلِ مکہ نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی (اپنے شوہر) ابو العاص بن ربیع کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ کا وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں شادی کے وقت دے کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ ﷺ (کے قلبِ اقدس) پر شدید رقت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کے قیدی کو اس کے لیے چھوڑ دو اور اس کا مال بھی اسے واپس کر دو۔ تو انہوں نے اسی طرح کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! سو انہوں نے اسے (ابو العاص کو) آزاد کر دیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ان کا وہ ہار بھی لوٹا دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد نے مذکورہ الفاظ میں اور طبرانی و حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣١. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أَسَرَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا فَكَانَ مِمَّنْ أُسِرَ عَبَّاسٌ عَمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوُلِّيَ وَثَاقَهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عَبَّاسٌ: أَمَا وَاللهِ يَا عُمَرُ، مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى شَدِّ وَثَاقِي إِلَّا لَطْمِي إِيَّاكَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ، مَا زَادَتْكَ تِلْكَ عَلَيَّ إِلَّا كَرَامَةً وَلٰكِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِشَدِّ الْوَثَاقِ، قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ أَنِيْنَ الْعَبَّاسِ فَـلَا يَأْتِيْهِ النَّوْمُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَمْنَعُكَ مِنَ النَّوْمِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنَامُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَنِيْنَ عَمِّي؟ قَالَ: فَزَعَمُوْا أَنَّ الْأَنْصَارَ أَطْلَقُوْهُ مِنْ وَثَاقِهٖ وَبَاتَتْ تَحْرُسُهٗ.

رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مسلمانوں نے مشرکین کے ستّر افراد کو قید کرلیا۔ اور ان قیدیوں میں سے ایک حضور نبی اکرم

٣١: أخرجه المتقي الهندي في كنز العمال، ١٠/١٩٠، الرقم: ٣٠٠٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٦/٢٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٨١٢۔

ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہیں (قید میں) باندھنے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا اے عمر! مجھے سخت باندھنے پر تمہیں اس تھپڑ نے اُکسایا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے معاملہ میں تمہیں مارا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس تھپڑ نے تو میری عزت میں اضافہ ہی کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھے قیدیوں کو باندھنے کا حکم ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس کے کراہنے کی آواز سنتے تو آپ ﷺ کو نیند نہیں آتی تھی، تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی چیز آپ کی نیند میں حائل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں اس حال میں کہ میں اپنے چچا جان کے کراہنے کی آواز سن رہا ہوں! راوی نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ (آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر) انصار نے انہیں بندشوں سے آزاد کر دیا اور رات بھر ان کی حفاظت کرتے گزاری۔‘‘

اسے امام متقی ہندی، ابن عساکر اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي

۳۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب تقصير الصلاة في السفر، باب تقصير الصلاة في السفر، ۳/۱۱۷، الرقم: ۱۴۳۴، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر، ۱/۳۳۹، الرقم: ۱۰۶۶، ومالك في الموطأ، ۱/۱۴۵، —

الله عنهما: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: يَا ابْنَ أَخِي، إِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا، وَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت اُمیہ بن عبد اللہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم قرآن میں حضر نماز اور نماز خوف کے اَحکام تو پاتے ہیں لیکن قصر نماز کے متعلق ہم قرآن میں حکم نہیں پاتے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کو (ہادی بنا کر) مبعوث فرمایا اور ہم تو کچھ بھی نہ جانتے تھے، اور ہم تو صرف وہی کرتے ہیں جیسے ہم نے اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔''

اسے امام نسائی، ابن ماجہ، مالک اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

.... الرقم: ٣٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٥، ٩٤، الرقم: ٥٣٣٣، ٥٨٦٣، والحاكم في المستدرك، ١/٣٨٨، الرقم: ٩٤٦-

٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوماً قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ – ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ – ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلٰى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَقِيْلَ لَهٗ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) آپ نے تین دفعہ فرمانے کے بعد سرِ اَقدس جھکا لیا، ہم سب بھی سرنگوں ہو کر رونے لگے۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ

٣٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم: ٢٤٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب،١/٢٩٩، الرقم: ١١٠٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/١٧٠۔

انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوْسٰی رضی الله عنه كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيْهَا بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ، ثُمَّ قَالَ: مَا أَلَوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدَمَيْهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

''حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان عشاء کے وقت دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ کھڑے

٣٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب القراءة في الوتر، ٣/٢٤٣، الرقم: ١٧٢٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤٤٦، الرقم: ١٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤١٩، الرقم: ١٩٧٧٥، والطيالسي في المسند، ١/٦٩، الرقم: ٥١٢۔

ہوئے اور انہوں نے نماز وتر ادا کی جس میں سورہ نساء کی سو (۱۰۰) آیات تلاوت کیں اور پھر فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں) اپنی پوری پوری کوشش کی ہے کہ میرے قدم وہیں پڑیں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک پڑتے تھے اور میں انہی آیات کی تلاوت کروں جن کی آپ ﷺ نے (اس مقام پر) تلاوت فرمائی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

۳۵. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُوْنَ تَنُّوْرَهُمْ، فَقَذَفْتُهَا فِيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَالِكَ لِلنِّسَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

۳۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب كراهية المعصفر للرجال، ۲/۱۱۹۱، الرقم: ۳۶۰۳، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب الحمرة، ۴/۵۲، الرقم: ۴۰۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۹۶، الرقم: ۶۸۵۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۱۵۹، الرقم: ۲۴۷۳۳۔

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہمارا گزر اذاخر کی گھاٹی میں سے ہوا۔ آپ ﷺ کی مجھ پر نظر پڑی، میں کسم میں رنگی ہوئی ایک باریک چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں آپ ﷺ کے پوچھنے (کے انداز) سے فوراً سمجھ گیا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا ہے لہٰذا میں فوراً گھر پہنچا اور پہنچتے ہی اسے جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا وہ جل کر راکھ ہوگیا دوسرے دن جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عبد اللہ! تمہاری وہ چادر کیا ہوئی میں نے تمام واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا، یقیناً عورتوں کے لیے اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳٦. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصُرِفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُوْلِهِ

۳٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب القبلة، ۱/۳۲۲، الرقم: ۱۰۱۰، والطيالسي في المسند، ۱/۷۷، الرقم: ٥٦٦، والدار قطني في السنن، ۱/۲۷۳، الرقم: ۲، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۱۲۳، الرقم: ۳٦۷۔

إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَكْثَرَ تَقَلُّبَ وَجْهِهٖ فِي السَّمَاءِ وَعَلِمَ اللهُ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهٖ ﷺ أَنَّهٗ يَهْوَى الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ جِبْرِيْلُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ وَهُوَ يَصْعَدُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ مَا يَأْتِيهِ بِهٖ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ (البقرة، ٢: ١٤٤) فَأَتَانَا آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَنَحْنُ رُكُوْعٌ فَتَحَوَّلْنَا فَبَنَيْنَا عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جِبْرِيْلُ، كَيْفَ حَالُنَا فِي صَلَاتِنَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾ (البقرة، ٢: ١٤٣).

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّيَالِسِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم نے اٹھارہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف (رُخ کر کے) نماز پڑھی اور یہ (تبدیلی قبلہ کا) واقعہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے دو ماہ بعد کا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے تو اکثر اوقات اپنا چہرۂ اقدس آسمان کی جانب اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کریم ﷺ کے قلبِ

اطہر کا حال معلوم تھا کہ آپ ﷺ کی دلی خواہش کعبہ ہے۔ ایک بار جب حضرت جبرائیل علیہ السلام اوپر چڑھے تو آپ ﷺ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں جبکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔'' (حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ، کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے اس وقت ہم دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم (کعبہ کی طرف) پھر گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی (از سرِ نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا اُن کا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طیالسی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اسناد صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

٣٧. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فِي سَفَرٍ فَمَرَّ

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٢، الرقم: ٤٨٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٤٣، الرقم: ٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة،ـــ

بِمَكَانٍ، فَحَادَ عَنْهُ، فَسُئِلَ: لِمَ فَعَلْتَ ذَالِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا فَفَعَلْتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثِّقُوْنَ وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ وہ ایک جگہ کے پاس سے گزرے تو اس کے راستہ سے ہٹ کر چلے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (آپ ﷺ اس راستہ سے گزرے تو) آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس لیے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی اسناد جید ہے۔

٣٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما

.... ١/٥٦، وأيضًا في شرحه على سنن ابن ماجه، ١/٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥۔

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٣١، الرقم: ٦١٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦۔

بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَى الإِمَامُ فَصَلّٰى مَعَهُ الْأُوْلٰى وَالْعَصْرَ، ثُمَّ وَقَفَ وَأَنَا وَأَصْحَابٌ لِي حَتّٰى أَفَاضَ الإِمَامُ فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمِيْنَ، فَأَنَاخَ وَأَنَخْنَا، وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِي يُمْسِكُ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا انْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ قَضٰى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

’’امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں میدانِ عرفات میں حصرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب کسی عمل کا وقت ہوتا، وہ جو کرتے میں بھی ان کے ساتھ وہی کرتا حتی کہ امام آ گیا تو انہوں نے نمازِ ظہر و عصر اس کے ساتھ پڑھی۔ پھر آپ کے ساتھ ہی میں نے اور میرے ساتھیوں نے بھی وقوف کیا۔ یہاں تک کہ امام عرفات سے لوٹا تو ہم بھی لوٹے جب ’’مازمین‘‘ (ایک جگہ کا نام) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچے تو آپ نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھایا۔ ہم نے بھی اپنے اونٹ بٹھا دیے۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کے غلام نے جو ان کی سواری پکڑا کرتا تھا بتایا کہ آپ (اس جگہ) نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ اس نے کہا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے تھے تو آپ

ﷺ نے یہاں اپنا کوئی کام سرانجام دیا تھا تو (اسی وجہ سے اتباع رسول ﷺ میں) آپ بھی پسند کرتے ہیں کہ یہاں اپنا کوئی کام سرانجام دیں۔‘‘

اس حدیث کو امام اَحمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

٣٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي شَجَرَةً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَيَقِيْلُ تَحْتَهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آیا کرتے تو اس کے نیچے قیلولہ (دوپہر کو سونا، آرام کرنا) کرتے اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی (اس درخت کے نیچے) قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بزار نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا جیسا کہ امام

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٩٨، الرقم: ٣٩٦٨، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٥، وقال: رواه البزار ورجاله موثقون، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٢، وأيضًا في مفتاح الجنة، ١/٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥۔

منذری نے کہا ہے۔

٤٠. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهٗ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والطحاوي في مشكل الآثار، ٢/٩، وأيضًا، ٤/٣٨٨۔ ٣٨٩، والقاضي عياض في الشفا/٤٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣١٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والحلبي في السيرة، ٢/١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٩٧۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم ۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

''حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہیں پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم

.... وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠ه) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص الكبرى (٢/ ١٣٧) : أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١/ ١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث ۔ الآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرح مسلم (١٢/ ٥٢): ذكر القاضي رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

ونقله عنه الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير، (١/ ١٩٥)، وحسّنه الحافظ أبو زرعة العراقي في تكملة الكتاب والده "طرح التثريب" (٧/ ٢٧٤)۔

ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اَسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اسے امام طبرانی، طحاوی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں ماسوا ابراہیم بن حسن کے جو کہ ثقہ ہیں۔

٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ النَّاسُ انْهَزَمُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهٰى بَعْضُهُمْ دُوْنَ الْأَعْرَاضِ إِلٰى جَبَلٍ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْتَقٰى هُوَ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَلَمَّا اسْتَعَلَاهُ حَنْظَلَةُ رَآهُ شَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَعَلَاهُ شَدَّادٌ بِالسَّيْفِ حَتّٰى قَتَلَهٗ، وَكَادَ يَقْتُلُ أَبَا سُفْيَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَسَلُوْا

٤١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٩٥، الرقم: ٧٠٢٥، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٢٥، الرقم: ٤٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٥، الرقم: ٦٦٠٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٥٧۔

صَاحِبَتَهُ. فَقَالَتْ: خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذَاكَ قَدْ غَسَلَتْهُ الْمَـلَائِكَةُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جبکہ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ سے دور جا چکے تھے، یہاں تک کہ بعض لوگ مدینہ کی ایک طرف ایک پہاڑ کے پاس بغیر ساز و سامان کے پہنچ گئے تھے۔ پھر وہ واپس حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے۔ اسی دوران حضرت حنظلہ بن ابی عامر کا سامنا ابو سفیان بن حرب سے ہو گیا پس جب حضرت حنظلہ اس پر حملہ آور ہو رہے تھے تو شداد بن اسود نے انہیں دیکھ لیا، اور ان پر تلوار کے ساتھ حملہ آور ہو کر انہیں شہید کر دیا، اور اس وقت وہ ابو سفیان کو قتل کرنے ہی والے تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا دوست حنظلہ ہے جسے ملائکہ غسل دے رہے ہیں، پس اس کی اہلیہ سے اس کی وجہ پوچھو۔ (صحابہ کے پوچھنے پر) آپ کی اہلیہ نے کہا کہ جب انہوں (حضرت حنظلہ) نے جنگ کی پکار سنی اس وقت وہ جنبی تھے (اور بغیر نہائے فوراً دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو گئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ ملائکہ نے انہیں غسل دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْكُرُكَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتّٰى آتِيَكَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْكَ، وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتّٰى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩]، فَدَعَا بِهٖ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.(١)

''ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے کہ یا

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/ ٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ٢٤٠، ٨/ ١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/ ١٨٢۔

رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہو کر آپ کی زیارت نہ کر لوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس آیت مبارکہ کو لے کر نازل ہوئے ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے﴾۔ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وفي رواية: عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه في قصة طويلة: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه إِلٰى قُرَيْشٍ ...... فَدَعَوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، فَأَبٰى أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: مَا كُنْتُ لَا

أَطُوْفُ بِهِ حَتّٰى يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.(١)

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنا سفیر بنا کر) کفار کی طرف روانہ کیا (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کیے) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آ گئے۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَضٰى بَيْنَهُمَا، فَقَالَ الْمُقْتَضٰى عَلَيْهِ رُدَّنَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، إِنْطَلَقَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ: رُدَّنَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَرُدَّنَا إِلَيْكَ. فَقَالَ: أَكَذَاكَ؟

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الجزية، باب المهادنة على النظر للمسلمين، ٩/٢٢١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٦٩۔

قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتّٰى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِي بَيْنَكُمَا، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلٰى سَيْفِهٖ، فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلٰى عُمَرَ، فَقَتَلَهٗ فَأَدْبَرَ الْآخَرُ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَتَلَ عُمَرُ، وَاللهِ، صَاحِبِي، وَلَوْلَا أَعْجَزْتُهٗ لَقَتَلَنِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَجْتَرِئَ عُمَرُ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ﴾ [النساء، ٤: ٦٥].

وفي رواية: قَالَ (عُمَرُ): هٰكَذَا أَقْضِي بَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ اللهِ وَقَضَاءِ رَسُوْلِهٖ ﷺ. فَأَتٰى جِبْرَئِيْلُ عليه السلام رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عُمَرَ قَدْ قَتَلَ الرَّجُلَ وَفَرَّقَ اللهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رضي الله عنه.

رَوَاهُ ابْنُ كَثِيْرٍ، وَالسُّيُوْطِيُّ، وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.(١)

(١) أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٨٢، ٥٨٥، والعيني في عمدة القاري، ١٢/٢٠٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢٣٢١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٣٢٩، الرقم: ٣٣٩۔

’’ایک روایت میں حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (برائے تصفیہ) بھیج دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اسی کے پاس چلے جاؤ۔ جب وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے (سارا قصہ بیان کرتے ہوئے) کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرمایا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ ہمیں عمر کے پاس بھیج دیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے آدمی سے) پوچھا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں اپنی جگہ پر ہی رکے رہو، میں ابھی تمہارے پاس آ کر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی آپ نے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے کہا تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ (یہ حالات دیکھ کر) دوسرا شخص وہاں سے بھاگ نکلا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ، بخدا! عمر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو وہ مجھے بھی قتل کر دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ عمر کسی مومن کو قتل کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿پس (اے حبیب!) آپ کے ربّ کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ (اپنے درمیان واقع

ہونے والے ہر اختلاف میں) آپ کو حاکم بنا لیں﴾۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا اس کے درمیان میں اس طرح سے فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام (فوراً) بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! بے شک عمر نے (منافق) شخص کو قتل کیا ہے (جس کے نتیجے میں) اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو حافظ ابن کثیر، امام سیوطی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَمِيْصًا جَدِيْدًا ثُمَّ دَعَانِي بِشَفْرَةٍ، فَقَالَ: مُدَّ يَا بُنَيَّ، كَمْ قَمِيْصِي، وَالْزَقْ يَدَيْكَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِي، ثُمَّ اقْطَعْ مَا فَضَلَ عَنْهَا، فَقَطَعْتُ مِنَ الْكُمَّيْنِ مِنْ جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا، فَصَارَ فَمُ الْكُمِّ بَعْضَهُ فَوْقَ بَعْضٍ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتَه، لَوْ سَوَّيْتَهُ بِالْمِقَصِّ؟ فَقَالَ: دَعْهُ، يَا بُنَيَّ، هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ فَمَا زَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقَطَّعَ، وَكَانَ رُبَّمَا رَأَيْتُ الْخُيُوْطَ تَسَاقَطُ عَلٰى قَدَمِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.(١)

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٤٥۔

''ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص زیب تن فرمائی۔ پھر مجھے چھری لانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! میری قمیص کی آستین کو اپنی طرف کھینچو اور میری انگلیوں کے پوروں تک آستینیں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زائد حصہ کاٹ دو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ابا جان! اگر آپ فرمائیں تو میں قینچی کے ساتھ اس کو برابر کر دوں؟ فرمایا: چھوڑو بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یونہی دیکھا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ قمیص آپ کے بدن مبارک پر ہمیشہ رہی حتیٰ کہ پھٹ گئی اور بعض اوقات میں دیکھتا کہ اس کے دھاگے آپ کے قدموں پر گر رہے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: رُئِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يُدِيْرُ نَاقَتَهُ فِي مَكَانٍ فَسُئِلَ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ، فَفَعَلْتُهُ. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ. (۲)

''ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک مقام پر اپنی اونٹنی کو گھماتے ہوئے دیکھا گیا تو آپ سے اس بابت پوچھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے

(۲) ذكره القاضي عياض في الشفا/٤٨٩۔

فرمایا: میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (اس مقام پر) ایسا کرتے دیکھا لہٰذا میں نے بھی ایسا ہی کیا۔‘‘ اسے امام قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: إِعْلَمْ أَنَّ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا آثَرَهُ وَآثَرَ مُوَافَقَتَهُ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ صَادِقًا فِي حُبِّهِ، وَكَانَ مُدَّعِيًا. فَالصَّادِقُ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَظْهَرُ عَلَامَةُ ذَالِكَ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُهَا: الْإِقْتِدَاءُ بِهِ، وَاسْتِعْمَالُ سُنَّتِهِ، وَاتِّبَاعُ أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَامْتِثَالُ أَوَامِرِهِ، وَاجْتِنَابُ نَوَاهِيْهِ، وَالتَّأَدُّبُ بِآدَابِهِ فِي عُسْرِهِ وَيُسْرِهِ، وَمَنْشَطِهِ وَمَكْرَهِهِ، وَشَاهِدُ هٰذَا قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِى يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ [آل عمران، ٣:٣١]. (١)

’’قاضی عیاض رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں: اس بات کو خوب جان لو کہ جو شخص جس کی محبت رکھتا ہے وہ اسے سب پر ترجیح دیتا ہے اور اسی کی موافقت اختیار کرتا ہے بصورت دیگر وہ اس کی محبت میں سچا نہیں جس کی وہ محبت کا دھرم بھرتا ہے۔ لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت میں صرف وہ

(١) ذكره القاضي عياض في الشفا/٤٩٩۔

سچا ہے جس پر اس کی علامتیں ظاہر ہوں۔ محبت کی پہلی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کرے اور آپ ﷺ کی سنت کا عامل ہو۔ آپ ﷺ کے افعال و اقوال کی اتباع کرے، آپ ﷺ کے حکم کو بجا لائے اور ممنوع اُمور سے اجتناب کرے، تنگی و فراخی، خوشی و غمی ہر حال میں آپ ﷺ کے آداب سے موعظت و نصیحت حاصل کرے۔ اس علامت کی حجت و دلیل اس آیت کریمہ میں ہے کہ: ''(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا۔''

قَالَ الْإِمَامُ الْقَسْطَلَّانِيُّ: وَلَا يُحِبُّكَ إِلَّا إِذَا اتَّبَعْتَ حَبِيْبَهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا، وَصَدَّقْتَهُ خَبَرًا، وَأَطَعْتَهُ أَمْرًا، وَأَجَبْتَهُ دَعْوَةً، وَآثَرْتَهُ طَوْعًا، وَفَنِيْتَ عَنْ حُكْمِ غَيْرِهِ بِحُكْمِهِ، وَعَنْ مَحَبَّةِ غَيْرِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَعَنْ طَاعَةِ غَيْرِهِ بِطَاعَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ كَذَالِكَ فَلَا تَتَعَنَّ، فَلَسْتَ بِشَيْءٍ. (١)

''امام قسطلانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر جب تم ظاہری و باطنی طور پر اس کے محبوب ﷺ کی اتباع

(١) ذكره الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّية، ٢/ ٤٩١۔

کرو۔ ان کی خبر کی تصدیق کرو۔ ان کا حکم مانو، ان کی دعوت قبول کرو اور برضا و رغبت آپ ﷺ کو ترجیح دو۔ ان کے حکم کے مقابلے میں ان کے غیر کے حکم سے، ان کی محبت میں غیر کی محبت اور ان کی اطاعت میں غیر کی اطاعت کے مقابلہ میں اپنے آپ کو فنا کر دو، اگر ایسا نہ ہو تو پھر تھکاوٹ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ (بغیر اطاعت مصطفیٰ ﷺ کے) تم کسی راہ پر نہیں ہو۔‘‘

قَالَ الْإِمَامُ الْقَسْطَلَّانِيُّ: فَاتِّبَاعُ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ، وَنُوْرُ الْبَصَائِرِ، وَشِفَاءُ الصُّدُوْرِ، وَرِيَاضُ النُّفُوْسِ، وَلَذَّةُ الْأَرْوَاحِ، وَأُنْسُ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ، وَدَلِيْلُ الْمُتَحَيِّرِيْنَ. وَقَالَ أَيْضًا: مِنْ عَلَامَاتِ مَحَبَّتِهِ ﷺ: مَحَبَّةُ سُنَّتِهِ، وَقِرَاءَةُ حَدِيْثِهِ، فَإِنَّ مَنْ دَخَلَتْ حَلَاوَةُ الْإِيْمَانِ فِي قَلْبِهِ إِذَا سَمِعَ كَلِمَةً مِنْ كَلَامِ اللهِ تَعَالٰى، أَوْ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَشَرَّبَتْهَا رُوْحَهُ وَقَلْبَهُ وَنَفْسَهُ.(۱)

’’امام قسطلانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع دلوں کی حیات، بصیرتوں کا نور، دلوں کی شفاء، نفوس کے باغات،

(۱) ذكره الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّية، ٢/٤٩٣، ٤٩٩۔

اَرواح کی لذت، وحشت زدہ لوگوں کا اُنس اور حیران لوگوں کی رہنما ہے۔ امام قسطلانی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل اور آپ ﷺ کی حدیث مبارک پڑھنے کی چاہت ہو، بے شک جس آدمی کے دل میں ایمان کی چاشنی داخل ہو جب وہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے کوئی کلمہ یا کوئی حدیث رسول ﷺ سنتا ہے تو وہ اس کی روح، دل اور نفس میں جاگزیں ہو جاتا ہے۔‘‘

مصادر التّخریج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤۔۲٤۱ھ)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲٥٦ھ)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱٤۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٤. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲٥٦ھ)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲٥٦ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان+ دمشق، شام: دارالقلم، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٦. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱٤۰۹ھ۔

۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤۔٤٥۸ھ)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱٤۱٤ھ۔

۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤٥۸ھ)۔

شعب الإيمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین (۳۸٤-٤٥۸ھ)۔ **المدخل إلى السنن الكبرى**۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱٤۰٤ھ۔

۱۰. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (۲۱۰۔۲۷۹ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۱. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم (٦٦١۔٧٢٨ھ)۔ **اِقتضاء الصراط المستقيم**۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۱۹۷۸۔

۱۲. ابن جعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱٤۱۰ھ۔

۱۳. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸٦-۲۸۲ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱٤۱۳ھ۔

۱٤. حاکم، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-٤۰٥ھ)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱٥. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳٥٤ھ)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹٥ھ۔

۱٦. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳٥٤ھ)۔

الصحيح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ۔

١٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ۔

٢٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات، ١٤٠٦ھ۔

٢١. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٢٢. حلبی، علی بن برہان الدین (م ١٠٤٤ھ)۔ **السيرة الحلبية**۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٢٣. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩ھ۔

٢٤. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المتنبی۔

۲۵. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد انصاری اصبہانی (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمة، ۱۴۰۸ھ۔

۲۶. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔ ۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۷. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۸. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۲۹. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر (۳۰۶ - ۳۸۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۰. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔ ۲۵۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۱. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۲. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ۔

۳۳. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **سیر**

أعلام النبلاء بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۳ھ۔

۳۴. ابن راہویہ، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم (۱۶۱-۲۳۷ھ)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ۔

۳۵. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسين حديثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۳۶. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۷. زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **تخريج الاحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ۱۴۱۴ھ۔

۳۸. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۹. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دارالعصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۴۰. ابن السنّی، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴-۳۶۴ھ)۔ **عمل اليوم والليلة** بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

۴۱. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (۸۴۹-۹۱۱ھ)۔

الخصائص الكبرى۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔
٤٢. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩- ٩١١ھ)۔ الدر المنثور في التّفسير بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٣ء۔
٤٣. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩- ٩١١ھ)۔ شرح سنن ابن ماجه۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔
٤٤. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر عثمان (٨٤٩- ٩١١ھ)۔ مفتاح الجنة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعة الإسلامية، ١٣٩٩ھ۔
٤٥. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد الله بن محمد بن إبراہیم (١٥٩-٢٣٥ھ)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ١٤٠٩ھ۔
٤٦. صنعانی، محمد بن إسماعیل الامیر (م ٧٧٣- ٨٥٢ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔
٤٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠- ٣٦٠ھ)۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔
٤٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠- ٣٦٠ھ)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٤٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٥٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٥١. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ (٢٢٩-٣٢١ھ)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٥٢. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ (٢٢٩-٣٢١ھ)۔ **مَشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٥٣. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ)۔ **الجهاد**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٩ھ۔

٥٤. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ١٤١١ھ۔

٥٥. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٥٦. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ۔

٥٧. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیر ی القرطبی (٣٦٨-

٤٦٣ھ)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

٥٨. ابن عبد البر، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیر ی (٣٦٨-٤٦٣ھ)۔ الاستیعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ١٤١٢ھ۔

٥٩. ابن عبد البر، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیر ی، (٣٦٨-٤٦٣ھ)۔ التمهید لما في الموطأ من المعاني والأسانید مراکش: وزارت عموم الأ وقاف، ١٣٨٧ھ۔

٦٠. عبد الرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦١. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

٦٢. عینی، بدر الدین ابومحمد محمود بن احمد (٧٦٢-٨٥٥ھ)۔ عمدة القاری شرح صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی۔

٦٣. قاضی عیاض، ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض (٤٧٦-٥٤٤ھ)۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٦٤. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

٦٥. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد (٢٨٤-٣٨٠ھ)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦٦. قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر (٨٥١-٩٢٣ھ)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ۔

٦٧. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔

٦٨. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٦٩. کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٧٠. ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ۔

٧١. مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر (٩٣-١٧٩ھ)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ۔

٧٢. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

.۷۳ مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

.۷٤ مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، اُبومحمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ۔

.۷٥ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

.۷٦ ابن منده، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥ھ)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

.۷۷ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی (٥٨١- ٦٥٦ھ)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

.۷۸ نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

.۷۹ نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

.۸۰ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد (٣٣٦- ٤٣٠ھ)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ۔

٨١. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد (٣٣٦- ٤٣٠ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء۔

٨٢. وادیاشی، محمد بن علی بن احمد اندلسی (٧٢٣-٨٠٤ھ)۔ **تحفۃ المحتاج إلی أدلۃ المنھاج**۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٨٣. ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١١ھ۔

٨٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٨٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٦. یحییٰ بن معین، ابو زکریا (١٥٨-٢٣٣ھ)۔ **التاریخ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی و إحیاء التراث الاسلامی، ١٣٩٩ھ۔

٨٧. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی (٢١٠-٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٨٨. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی (٢١٠ - ٣٠٧ھ)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔